بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجنبی مرد اور عورتوں کی مخلوط محفلِ میلاد میں بغیر کسی پردے کے شرکت کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایسی مخلوط محفل میلاد منعقد کرنے اور اس میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے کہ جس میں مَردوں اور عورتوں میں کوئی پردے کا نظام نہ ہو اور اس میں مَرد اور عورتیں بغیر کسی پردے کے ایک ساتھ بیٹھے ہوں، جبکہ ان میں محرم والا کوئی رشتہ داری بھی نہ ہو؟

جواب

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد شریف منانا نہ صرف جائز، بلکہ کثیر برکات وحسنات کا باعث ہے۔ اس کی فضیلت و برکت قرآن کریم سے بھی خوب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمت اور فضل پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت و فضل ہیں، لہٰذا اگر شرعی احکام اور اصولوں کی مکمل طور پر رعایت کرتے ہوئے محفل میلاد کا اہتمام کیا جائے، تو عظیم سعادت ہے، لیکن اگر ایسی محفل ہو کہ جس میں مَردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو اور ان کے بیچ پردے کا کوئی خاص انتظام نہ ہو، تو اس انداز سے محفل کروانا اور اس میں شرکت کرنا، جائز نہیں ہو گا، اس لیے کہ عورت کو غیر محرم مرد کے سامنے اپنا چہرہ کھولنے اور اُس غیر محرم مَرد کا اس حالت میں اُنہیں دیکھنے کی شرعاً اجازت نہیں، کیونکہ نظروں کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور مخلوط محفل کروانے اور اس میں شرکت کرنے میں فتنہ ہے اور ہمیں ہر ایسے کام سے بچنے کا حکم ہے کہ جس میں فتنہ ہو، لہٰذا اگر کوئی مَردوں اور عورتوں کے لیے محفل کا انتظام کرنا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ پردے کا خاص انتظام کرے، مَردوں اور عورتوں کے آنے کے لیے راستہ اور بیٹھنے کے لیے نشستیں جدا ہوں، تاکہ ان کا آپس میں آمنا سامنا بھی نہ ہو کہ جو فتنے کا باعث بنے نیز بالخصوص عورتوں کی سائیڈ کسی مَرد کو جانے کی اجازت نہ ہو اور ان کے معاملات سرانجام دینا بھی مکمل طور پہ عورتوں کے ذمے ہی ہو، تاکہ بے پردگی، مَردوں اور عورتوں کے اختلاط نیز دیگر شرعی خرابیوں سے، بچا جا سکے۔

فی نفسہ محافل میلاد کا انعقاد بالکل جائز ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و نعمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار ہے کہ جس کا حکم اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ: اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (پارہ 11، سورۂ یونس، آیت 58)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ عزوجل نے اپنی رحمت وفضل پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور بلاشک وشبہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا، مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (پارہ 17، سورۃ الانبیاء، آیت 107)

دینی یا دنیوی کسی محفل یا مجلس میں مَردوں اور عورتوں کا اختلاط باعثِ فتنہ ہے، جبکہ فتنے کو قتل سے بھی سخت فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿الفتنۃ اشد من القتل﴾ ترجمہ کنزالایمان: فساد (فتنہ) تو قتل سے بھی سخت ہے۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 191)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو پردے کا تاکیدی حکم دیا اور بے پردگی سے منع فرمایا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30، 31)

ایک مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والیوں اور مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو، تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 59)

فی زمانہ عورت پر نامحرم مَردوں سے چہرے کا پردہ بھی لازم ہے۔ تنویر الابصار مع الدر میں ہے:

"(وتمنع) المرأۃ الشابۃ (من کشف الوجہ بین رجال) لا لانہ عورۃ بل (لخوف الفتنۃ)"

ترجمہ: جوان عورت کو اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا اور یہ ممانعت اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ ستر میں داخل ہے، بلکہ اس لئے ہے کہ اسے ظاہر کرنے کی صورت میں فتنے کا خوف ہے۔ (تنویر الابصار الدر، ج 2، ص 97، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "رفتہ رفتہ حاملانِ شریعت وحکمائے امت نے حکمِ حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدرِ اوّل میں واجب نہ تھا، واجب کردیا۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 551، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نیز ایک جگہ پردے کے متعلق امام اہلسنت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "رہا پردہ اس میں استاذ و غیر استاذ، عالم و غیر عالم، پیر سب

برابر ہیں۔ نو برس سے کم لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو، سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں، تو واجب اور نہ ظاہر ہوں، تو مستحب، خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مؤکد کہ یہ زمانہ قرب بلوغ و کمال اشتہا کا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 23، ص 639، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اگر تمام شرعی تقاضوں کو پورا کیا جائے، تو عورتیں محفلِ میلاد میں شریک ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "واعظ یا میلاد خوان اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اس کا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع ہو اور جانے میں پوری احتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی احتمالِ فتنہ نہ ہو اور مجلسِ رجال سے دور، ان کی نشست ہو، تو حرج نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، ص 239، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: pin-7064

تاریخ اجراء: 13 ربیع الاول 1444ھ/10 اکتوبر 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net